



## سوال

(19) ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وضو کرنے کے بعد اگر شلوار ٹخنوں سے نیچے چلی جائے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

چادر یا چلور کا ٹخنے سے نیچے لٹکانا شدید گناہ ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ:

((ما سئل من المحبین من الإزار فی التار))

یعنی کپڑے کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا ہے وہ آگ میں ہے۔

ایک حدیث میں آتا کہ:

((من جر ثوبہ خیار، لم ینظر اللہ لہ یوم القیامۃ))

"جو شخص اپنا کپڑا غرور و تکبر سے لٹکانے کا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں کرے گا"۔ (البداء و ۲۸۶، کتاب اللباس)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر کے ڈھلکنے کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بک است من یسبح ذاک خیار))

"تو ان لوگوں میں سے نہیں جو اس فعل کو تکبر سے کرتے ہیں۔" (نسائی، ۲۳۵۳)

اور یہ بھی یاد رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے کے ٹخنوں سے نیچے جان کو فرمایا (فإنما من الخبیث) (نسائی) یہ تکبر سے ہے۔ مذکورہ بالا روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مرد کیلئے کپڑا لٹکنے سے نیچے لٹکانا شدید ترین جرم ہے اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش متثنیٰ قرار دیا۔ لیکن کسی بھی فقیر محدث کتب حدیث کے تراجم والو اب میں اس کو نقص و ضوم میں شمار نہیں کیا اور اس ضمن میں جو روایت سنن البداء و ۲۳۵۳ میں آتی ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا کہ اس کا کپڑا ٹخنوں



سے نیچے تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا (اذہب فتوضا) جا اور وضو کر۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے اس کی سند میں ابو جعفر غیر معروف راوی ہے۔ امام منذری نے مختصر سنن ابی داؤد ۱۱/۳۲۴ اور علامہ شوکانی نے نیل الاوطار ۱۱۸/۳۳ میں لکھا ہے کہ۔

"وفی إسناده أبو جعفر رجل من أهل المدينة لا يعرف اسمه"

اس حدیث کی سند میں اہل مدینہ سے ایک راوی ہے جس کا نام معروف نہیں اور مشکوٰۃ المصابیح پر تعلیق لکھتے ہوئے علامہ البانی حفظہ اللہ نے لکھا ہے کہ :

" وإسناده ضعيف فيه أبو جعفر وعنه يحيى بن أبي كثير وهو الأناضاري المدني المؤذن وهو مجهول كما قال ابن القطان وفي الترتيب أنه لين الحديث فقط من صحيح إسناده الحديث فقط وهم -" یعنی اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں راوی ابی جعفر ہے۔ اس سے بیان کرنے والا یحییٰ بن ابی کثیر ہے اور وہ انصاری مدنی مؤذن ہے جو کہ مجهول ہے جس طرح ابن القطان نے کہا ہے اور تقریب میں ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ اس کی حدیث کمزور ہے۔ علامہ البانی حفظہ اللہ کہتے ہیں کہ جس نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اسے وہم ہوا ہے۔ (مشکوٰۃ ۱/۲۳۸)

لہذا جب یہ روایت کمزور ہے اور کسی محدث نے اسے نواقض وضو میں شمار نہیں کیا تو جس آدمی کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو جائے اس کا وضو نہیں ٹوٹا البتہ یہ جرم ضرور ہوگا جس کی وعید احادیث میں مرقوط ہے۔

حدامنا عندی واللہ اعلم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

1ج

محدث فتویٰ